ادعیہ ومناجات جناب فاطمہ زہرا (س)

ناظم علی واعظ خیر آبادی

انسانی زندگی میں دعا کی ضرورت عظمت اور اہمیت سے انکار ممکن نہیں ہے طبیعی اور مادی تمام وسائل اور اسباب کے شکست خوردہ ہوجانے اور ظاہری طورپر ہمہ جہت دروازوں کے بند ہوجانے کے بعد ہر شخص اپنی حاجت کو حاصل کرنے کے لئے اس پروردگار کی بارگاہ کی جانب رخ کرتاہے جو " إِنَّ اللَّـهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ " کاصادق اعلان کرچکا ہے۔ جب ہر طرف سے امید کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے تو خداوند عالم کی طرف متوجہ ہو کر دعا کرتاہے دعا کرنے اور اس کی قبولیت کا اظہار قرآن کریم میں خداوند عالم نے ان الفاظ میں کیا ہے: " ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ " (سورہ:۴۰، آیت :۶۰) تم مجھ سے دعاکرو میں اسے قبول کروں گا۔ معصومؑ نے دعا کو مومن کا اسلحہ قرار دیاہے۔

اَلدُّعَاءُ سِلاَحُ المُومِنْ وَعَمُودُ الدِّيْنِ وَنُورُ السَّمٰاوَاتِ وَالْاَرْضِينَ۔۱۔

دعامومن کو کا اسلحہ ، دین کا ستون اور آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے۔

دوسری حدیث میں ارشاد ہوا ہے:

اَلدّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ وَلاَ يَهْلِکُ مَعَ الدُّعَاءِ اَحَدٌ۔۲۔

دعا عبادت کا مغز ہے۔ دعا اگر ساتھ ہوتو کوئی ہلاک نہیں ہوتاہے۔ ظاہر ہے کہ بزبان قرآن کریم جنّات اور انسان کی تخلیق کا مقصد عبادت ہے اور اس کا مغزدعا ہے عبادت میں روح وجان دعا سے پیداہوتی ہے۔ عبادتوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ رب اور پیغمبرؐ کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے اور نماز بغیر سورۂ فاتحہ کے نہیں ہوسکتی۔ لاَصَلاةَ اِلاّبِفَاتِحَةِ الکِتَاب اور سورۂ فاتحہ مقدمۂ دعا اور دعا پر مشتمل ہے۔" اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔" سے پہلے دعا کرنے کے سلیقہ کی تعلیم دی گئی ہے۔

تیسری حدیث میں بیان ہوا ہے:

اَلدُّعَاءُ مَقَالِيْدُ الْفَلاَحِ وَمَصَابِيحُ الْنَّجَاحِ۔۳۔

دعا فلاح کی کنجی اور کامیابی کا چراغ ہے۔ اسی سے ملتے جلتے الفاظ میں تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ یہ بھی ارشاد ہوا ہے۔

اَلدُّعَاءُ مِفْتَاحُ الرَّحْمَةِ وَمِصْبَاحُ الظُّلْمَةِ ۴ یَا اَلدُّعَاءُ مَفَاتِیحُ النَّجَاحِ وَمَقَالِیْدُ الْفَلَاحِ ۵ ۔

دعا رحمت کی چابی اندھیرے کا چراغ ہے۔

دعا کے ترک کرنے کو معصیت قرار دیا گیا ہے، خداوند عالم کی نگاہ میں پسندیدہ عمل دعا ہے، سب سے زیادہ عاجز وہ انسان ہے جو دعا سے عاجز ہوجائے، دعا انبیاء کا بھی اسلحہ ہے، قضاء الٰہی کو دعا ختم کردیتی ہے، دعا ہی سے آخر میں ہر مرض سے شفا حاصل کی جاتی ہے، امواج مصائب وبلا کو دعا سے دور کیا جاتا ہے، دعا کے ساتھ خداوند عالم رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے، دعا لو ہے کے اسلحہ سے زیادہ کار آمد ہے، جملہ حاجات کے موقع پر دعا کا سہارا لینا چاہئے، دعا کے ذریعہ بندہ الٰہی دروازہ کو کھٹکھٹاتا ہے تو رحیم وکریم پروردگار اس کے لئے کھول دیتا ہے البتہ دعا کی قبولیت کے کچھ شرائط بھی بیان کئے گئے ہیں، اگر ان شرائط کے مطابق دعا کی جائے گی تو خداوند عالم ضرور قبول کرے گا۔ ان شرائط کو بھی معصومینؑ نے بیان فرمایا ہے، ان کا مختصر تذکرہ یہ ہے۔ دعا پروردگار عالم کی بارگاہ میں کی جاتی ہے تو اس کی معرفت لازم ہے، معرفت کے بغیر دعا قبول نہیں ہوتی ہے، معرفت رب کے ساتھ اس کا حق ادا کرنا (اطاعت کرنا) لازم وضروری ہے۔غذا اور کسب کو پاکیزہ ہونا چاہئے۔گناہ سے پرہیز ہو۔ ظلم نہ کیاجاتاہو۔ دورکعت نماز پڑھ کر دعا کرے۔دعا کو حقیر نہ سمجھے۔ مطلوب کو کثیر نہ جانے، طلب کرنے میں بلند ہمت ہو۔ دعا کو عام رکھے۔ یعنی اپنے لئے دعا سے پہلے دوسرے کے لئے دعا کرے۔ رازدارانہ دعا کرے۔ مناسب اوقات میں دعا کرے۔ قبولیت کے بارے میں حسن ظن رکھے۔ جماعت کے ساتھ دعا کرے۔ دعامیں الحاح کرے اس کے ساتھ معصومینؑ نے یہ بھی بیان فرمادیا ہے کہ کن لوگوں کی قبول ہوتی ہے اور کن افراد کی دعا بارگاہ اجابت تک نہیں پہنچتی ہے۔

دعا کی اہمیت وعظمت نے دوستان خدا کو برابر اس کی جانب متوجہ رکھا وہ دعا کرنے کے عادی رہے قرآن مجید میں انبیاء ومرسلین، صالحین وصدیقین کی متعدد دعاؤں کو ذکر کیا گیا ہے۔ مرسل اعظمؐ پیغمبر ختمی مرتبت کی حیات طیبہ میں بھی دعاؤں کی کثرت اور امت مسلمہ کو اس کی جانب رغبت دلائی گئی ہے۔

جناب معصومہ زہرؑا آغوش نبوت ورسالت کی پروردہ بضعۃ الرسول ہیں۔ انہوں نے پیغمبر اکرمؐ کی پاکیزہ زندگی کو بے حد قریب سے دیکھا ہے ان کی سیرت برابر ان کی نگاہوں کے سامنے رہی

ہے، انہیں بارگاہ پروردگار عالم سے علم حاصل ہوا ہے، ان کی حیات نمونۂ عمل ہے چنانچہ پیغمبرؐ کے صحابی جناب جابر بن عبد اللہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:

اِنَّ اللہَ جَعَلَ عَلِیّاً وَزَوجَتَہٗ وَاَبْنَاءَ ہٗ حُجَجُ اللہِ عَلٰی خَلْقِہ وَھُمْ اَبْوَابُ الْعِلْمِ فِی اُمَّتِی مَنِ اھْتَدٰی بِھِم ھُدَیٰ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔۶۔

اللہ نے علیؑ اور ان کی زوجہ (فاطمہ) اور ان کے فرزندوں کو اپنی مخلوق پر حجت قرار دیا ہے۔ یہ میری امت میں علم کا دروازہ ہیں جس نے ان سے ہدایت حاصل کی اسے صراط مستقیم کی ہدایت ملی۔

جناب معصومہؑ نے آسمانی اور ربّانی علوم کے صاف شفاف چشمہ سے آب زلال نوش فرمایا، اور قلب بیدار کو حکمت ومعرفت کے انواع واقسام سے لبریز کیا۔ انہوں نے زبان وحی ترجمان رسالت مآب سے بھی حقائق ومعارف آسمانی کو حاصل کیا اور بہت سے احکام ، دعا،مناجات ، حکمت اور اخلاقی امتیازی شان وشوکت سے خود کو آراستہ کیا، انہوں نے بہت سے کلمات کو الہامی طورپر بھی پایا، کیونکہ وہ محدثہ تھیں چنانچہ انہوں نے بہت سے سوالات کے جوابات بھی عطا کیے اس طرح تعلیم وتدریس کا فریضہ بھی انجام دیا،انہیں تعلیم دین کے پہنچانے سے بے حد محبت تھی، جب ایک عورت نے مسلسل سوالات کیے اور آپؑ برابر جواب دیتی تھیں تو اس عورت کو یہ احساس ہوا کہ جواب کی باربار زحمت دی ہے اس نے معذرت کی تو آپؑ نے فرمایا کہ اس میں اتنا اجرو ثواب ملتا ہے کہ اس کا شمار کرنا مشکل ہوتا ہے(یہ واقعہ مفہومی طورپر عرض کیا گیا ہے ، واقعہ کی تفصیل علامہ مجلسیؒ نے "بحار الانوار" میں تحریر کی ہے) افسوس یہ ہے کہ شہزادی زہراؑ کی حیات طیبہ بہت مختصر یعنی کل ۱۸/ سال کی تھی اور مورخین کی عصبیت پرستی نے بھی ان کے خصائص و امتیازات کو باقاعدہ بیان بھی نہیں کیا۔ واضح طورپر حقائق وحالات ، علوم ومعارف کے پہچانے کے دو مواقع تاریخ میں ملتے ہیں ایک وہ موقع جب ارباب حکومت نے حق زہراؑ فدک غصب کرلیا تھا تو آپ نے ایک طولانی خطبہ مسجد میں ارشاد فرماکر حقیقت سے باخبر کیا۔ اور دوسرا خطبہ آپؑ نے انصار ومہاجرین کی عورتوں کے درمیان ارشاد فرماکر ان کی آنکھوں سے غفلت کے پردے اتار دیے۔

معصومہؑ نے حقائق کو واضح کرنے کا طریقہ دعا ومناجات میں اختیار فرمایا۔ آپ کی جو دعائیں کتابوں میں ملتی ہیں وہ اسلامی تعلیمات ومعارف کا ایک دفتر ہونے کے ساتھ آپ کی علمی برتری کی دلیل ہیں۔

ادعیۂ صدیقہ طاہرہ جناب فاطمہ زہراؑ

(۱) حضرت امام حسنؑ کا بیان ہے کہ مادر گرامی جناب فاطمہ زہراؑ نے ارشاد فرمایا کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: لخت جگر! کیا تم نہیں جانتی ہو کہ میں تمہیں ایسی دعا بتادوں کہ جو شخص بھی اسے پڑھے اس کی دعا قبول ہو اور اگر تم اسے پڑھو تو جادو اور زہر کا اثر تم پر نہ ہو، دشمنوں کی جانب سے برائی نہ دیکھو، شیطان قریب نہ آسکے، خداوند عالم سے دور نہ ہو، تمہارا دل حق سے کبھی منحرف نہ ہو، دعا رد نہ ہو، تمہاری آرزو پوری ہو، جناب فاطمہؑ نے کہا پدر بزرگوار! ایسی دعا مجھے بے حد پسندیدہ اور محبوب ہے تو پیغمبرؐ نے یہ دعا بتائی:

يَا اَعَزُّ مَذْكُورَ وَاقْدَماً فِي الْعِزِّ وَجَبَروت يَا رَحِيْمَ كُلِّ سترحم وَمَفْزَعِ كلِ مَلْهُوفٍ اِلَيه يَا رَاحِمَ كُلِ حَزِينٍ يشكو بثه وحزنه اليه. يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ الْمَعروفُ وَاَسْرَعَهِ اِعْطَاء يامن يخاف الملائكه المتوقدة بالنور منه اسألک بالاسماء التی یدعوک بها حملة عرشک ومن حول عرشک بنورک یسبحون شفقة من خوف عقابک وبالاسماء التی یدعوک بها جبرئیل ومیکائیل واسرافیل الا اجبتنی وکشفت یا الٰهی کربتی وسترت ذنوبی یا من أمر باصیحة فی خلقه فاذاهم بالساهرة یحشرون وبذالک الاسم احییت بی العظام وَهِيَ رَمِيْمٌ اُحِيِ قَلْبِي وَاشْرَحْ صَدْرِيْ وَاَصْلِحْ شَانی۔

يَامَنْ خَصَ نَفْسَه بِالْبَقَاءِ وَخَلَقَ لِبَرِيَّتِهِ الْموتَ وَالْحَيَاةَ وَالْفَنَاءَ يَامَنْ فِعْلُه قَوْلٌ وَقَولُهُ اَمر وامره مَاض عَلٰى مايَشَاءُ۔

اَسْأَلُکَ بِالْاِسمِ الَّذِیْ دَعَاکَ بِهِ خَلِيلک حين القى فى النار فدعاک به فاستجبت له وقلت یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراهیم۔

وبالاسم الذی دعاک به موسیٰ من جانب الطور الایمن فاستجبت له وبالاسم الذی خلقت بی عیسیٰ من روح القدس وبالاسم الذی تبت علی داؤد وبالاسم الذی وهبت لزکریا یحییٰ وابالاسم الذی کشفت بی عن ایوب الضُّر وبالاسم الذی تبت به علی داؤد وسخرت به لسلیمان الریح تجری بامره والشیاطین وعلمته منطق الطیر۔

وبالاسم الذی خلقت به الجن والانس وبالاسم الذی خلقت بی جمیع خلقک وبالاسم الذی خلقت بی جمیع ماردت من شئی وبالاسم الذی قدرت بی علی کل شئی اسألک بهذه الاسماء له ما اعطنیتنی سؤلی وقضیت حوائجی یا کریم۔۷؂

ترجمہ: اے ذکر شدہ میں سب سے عزیز اور سابقین میں سب سے قدیم اپنی عزت وجبروتیت میں، اے رحم طلب کرنے والے پر رحم کرنے والے، اے ہر دل سوختہ کے دادرس، اے ہر مغموم پر رحم کرنے والے جو تیری پرُ شکوہ بارگاہ میں اپنے غم کی شکایت کرتا ہے۔ اے وہ بہترین ذات جس سے نیکی کا سوال کیا جاتاہے اور سب سے جلدی عطا کرنے والے، اے وہ خدا جس سے وہ ملائکہ ہراساں ہیں جو نور سے درخشاں ہیں، میں تجھے تیرے ان ناموں سے پکاررہاہوں جن سے تیرے حاملانِ عرش اور جو تیرے عرش کے ارد گرد رہنے والے تجھے پکارتے ہیں اور تیرے عتاب کے خوف سے تیری تسبیح کرتے ہیں اور جن ناموں سے جبرئیل ومکائیل اور اسرافیل پکارتے ہیں تو میری آواز کو قبول کرلے۔ اے خدا میری مصیبت کو دور کردے اور میرے گناہوں کو چھپالے، اے وہ ذات جس نے ایک چیخ کی آواز کے ذریعہ حکم دے کر اٹھایا اور وہ سب کے سب موت کے خواب گراں سے بیدار اور محشور ہوگئے۔ تجھے اس نام سے پکار کر سوال کررہاہوں جن کے وسیلے سے بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرتاہے۔ میرے دل کو حیات دیدے، سینہ کو کشادہ کردے۔ میرے کام کو درست کردے۔ اے وہ ذات جس نے خود کو جاودانی سے مخصوص کیا ہے اور مخلوقات کے لئے موت کو پیدا کیا ہے۔

اے وہ ذات جس کا کردار وگفتار فرمان ہے اور اپنے فرمان کو جس پر چاہتاہے انجام پاتاہے، تجھے میں اس مقدس نام سے پکارتاہوں جس نے اسے تیرے خلیل ابراہیمؑ نے اس وقت پکارا جب وہ آتش نمرود میں ڈالے گئے اور تونے ان کی حاجت پوری کی اور حکم دیا اے آگ ابراہیمؑ کے لئے ٹھنڈی اور سلامتی کا ذریعہ بن جا۔

تجھے اس نام سے پکارتاہوں جس سے جناب موسیٰؑ نے طور سینا پر پکاراتو تونے ان کی حاجت روائی کی۔

تجھے اس نام سے پکارتاہوں جس کے ذریعہ تونے جناب ایوبؑ کی تکالیف اور زحمات کو دور کیا۔

تجھے اس نام سے پکارتاہوں جس کے سبب تونے جناب داؤد کی توبہ کو زیر فرمان کیا اور پرندوں کی زبان سکھادی، اور اس نام سے بلاتاہوں جس کے وسیلہ سے تونے جناب زکریاؑ کو یحیٰؑ عطا کیا اور جناب عیسیٰؑ کو بغیر باپ کے روح القدس سے پیدا کیا اور اس عظیم نام سے جس کے پرتو سے عرش وکرسی کو ظاہر کیا اوراس بابرکت نام سے جس کی وجہ سے تونے جن وانس کو وجود بخشا اور اس بیش قیمت نام سے جس کے سبب تونے تمام مخلوقات اور موجودات کو ظاہر کیا اور اس گراں قدر نام سے پکارتاہوں جس کی برکت سے تمام امور کو تونے انجام دیا۔

ہاں میں ان تمام پرُ شکوہ باعظمت ناموں سے پکارتاہوں کہ تو میری حاجتوں کو برلا اور تمام ضرورتوں کو اس کی برکت سے پورا فرما۔

پیغمبر اسلامؐ نے اس دعا کے آخر میں فرمایا ہے اے لخت جگر فاطمہ (س) ! جب تم اس دعا کو پڑھوگی تو خدا کی بارگاہ سے جواب ملے گا ہاں ہاں تمہاری حاجتیں پوری کردی گئی ہیں۔

(۲) دوسری دعا جو جناب معصومہ کی ملتی ہے وہ یہ ہے:

اللهم قنعنی بما رزقتنی واسترنی وعافنی ابدا ما ابقیتنی واغفرلی وارحمنی اذا توفیتنی، اللّهمّ لا تعینی فی طلب مالم تقدر لی وما قدرته علی فاجعله میسرا سهلا، اللهم كاف عنی والدی وكل من له نعمة علی خیر مكافاة. اللهم فرغنی لما خلقتنی له ولا تشغلنی بما تَكَفَّلْتُ لی به، لا تعذ بطنی وانا استغفرک ولا تحرمنی وانا اسالک اللهم ذلل نفسی وعظم شانک فی نفسی والهمنی طاعتک والعمل بما یرضیک والتجنب عما یسخطک یا ارحم الراحمین۔ ۸۔

ترجمہ: خدایا مجھے اس روزی پر قانع بنا جو تونے مجھے دی ہے، میرے عیب کو چھپالے اور جب تک مجھے باقی رکھ اپنی آغوش لطف میں رکھ مجھے بخش دے اور مجھے موت کے بعد رحمت سے سرفراز فرما۔ خدایا جو روزی تونے میرے لیے نہیں قرار دی ہے اس کی تکلیف میں رکھ مجھے بخش دے اور مجھے موت کے بعد رحمت سے سرفراز فرما۔ خدایا جو روزی تو نے میرے لیے نہیں قرار دی ہے اس کو نہ دے اور جو میری روزی رکھی ہے وہ سہل اور آسان بنا۔ خدایا میرے والدین اور ان افراد کو جنہوں نے مجھے نعمت دی ہے بہترین جزادے، خدایا جس کے لیے تونے مجھے پیدا کیا ہے اس سے آسودہ خاطر قراردے اور مجھے اس سے دور نہ رکھ جس کی تونے مجھے تکلیف دی ہے مجھے عذاب میں مبتلا نہ کر جب کہ میں تیری بارگاہ میں استغفار کررہاہوں۔ میں تجھ سے سوال کررہاہوں تو مجھے محروم نہ کر۔

خدایا میرے نفس کو میری نگاہ میں پست بنادے اور اپنے مرتبہ کو میرے نفس میں عظیم قرار دے۔ اپنی اطاعت مجھے عطا کر اور وہ عمل دے جس کو تو پسند کرتاہو اور جس سے راضی ہو اور اس سے پرہیز کی قوت عطا کر جس سے ناراض ہوتاہے۔ اے سب سے بڑے رحم کرنے والے پروردگار۔

(اگر اس دعا کو غوروفکر کے ساتھ پڑھا جائے تو ایک بندہ کی زندگی مکمل طورپر خوبیوں اور محاسن کردار کی حامل ہوسکتی ہے جس میں قناعت، عافیت، مغفرت واطاعت کے سوال کے ساتھ خدا کی ناپسندیدہ باتوں سے پرہیز کرنے کا سبق بتایا گیا ہے، ظاہر ہے کہ بندہ کی زندگی میں اگر نیکیاں

آجائیں اور برائیوں سے پرہیز ہوجائے تو یہی مکمل کامیاب زندگی ہے جس کا فائدہ دنیا اور آخرت دونوں مقام پر حاصل ہوتا ہے۔)

(۳)۔ مجمع جہانی اہل بیت ایران کی جانب سے شائع شدہ کتاب "پیشوایان ہدایت صدیقہ کبریٰ" میں چند دعاؤں کو نقل کیا گیا ہے جو ایک بندہ کی زندگی کو مکمل لائحہ عمل کی جانب نشاندہی کرتی ہے۔

جناب معصومہ زہرا(س) رات آنے کے بعد محراب عبادت میں قیام فرماتی تھیں مکمل توجہ سے نماز ادا کرتیں، بارگاہ رب میں دنیا سے بے تعلق ہوکر دعا ومناجات میں مصروف ہوجاتی تھیں انکی چند دعاؤں کا تذکرہ کیا جارہا ہے:

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنّی اَسْأَلُکَ وَقُوَّةً فِی عِبَادَتِکَ وَتَبْصِراً فِی کِتَابِکَ وَفَهْماً فِی حُکْمِکَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَلاَ تَحْمِلِ القُرْآنَ بِنَا مَاحِلاً وَالصِّرَاطَ زَائِلاً وَمُحَمَّداً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنّا مولیاً[۹]

ترجمہ: خدایا میں تجھ سے عبادت کی قوت، کتاب (قرآن) کی آیتوں میں بصیرت، تیرے احکام میں فہم وادراک چاہتی ہوں، خدایا محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت ودرود نازل فرماقرآن کو فہم کی دسترس سے دور، صراط کو زائل اور محمدؐ کو ہم سے رو گرداں نہ قرار دے۔

(۲)۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَول یَومِی هٰذا افَلاحا وَاَوْسَطَهُ سَلاَماً وَآخِرَه نَجَاحا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ اَنَابَ اِلَیْکَ فَقَبِلْتَه وَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فَکَفَیْتَه وَتَضَرَّعَ اِلَیْکَ فَرَحِمْتَه۔[۱۰]

ترجمہ: خدایا میرے اس دن کے آغاز کو رستگاری اور درمیان دن کو موفقیت اور آخر کو کومیابی قرار دے، خدایا درود نازل کر محمدؐ وآل محمدؐ پر، اور ہم کو ان لوگوں میں قرار دے جنہوں نے تیری توبہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تو تونے قبول کیا۔ تجھ پر توکل کیاتوتو ان کے لئے کافی ہوا، تضرع وزاری کیاتو تونے انہیں رحمت عطا کی۔

(۳)۔اَللّٰهُمَّ اِنّی اَسْئَلُکَ الهُدی واتقی والعفاف والغنی والعمل بما تحب وترضی۔ اَللّٰهُمّ انّی اَسْأَلُکَ مِن قُوتک لضعفنا وَمِن غناک لفقرنا وَفَاقتنا وَمِن حلمک وَعلمک لجهلنا اَللّٰهُمّ صَلّی عَلٰی مُحَمّد وَآل مَحَمّد وَاعنّا علٰی شُکرک وَذکرک وَطَاعتک وَعبَادتک یَا اَرْحَم الرّاحِمین۔[۱۱]

ترجمہ: خدایا میں تیری بارگاہ بیکس پناہ میں ہدایت، تقویٰ پاک دامنی، بے نیازی اور تیرے پسندیدہ عمل کا سوال کرتاہوں، خدایا اپنی ناتوانی کے مقابل میں تیری قوت اور فقر وفاقہ کے مقابلہ میں تیری قوت اور فقروفاقہ کے مقابلہ میں تیری بے نیازی اور جہالت کے مقابلہ میں تیرا علم وحلم چاہتاہوں۔ خدایا درود نازل فرمامحمدؐ وآل محمدؐ پر اور میری مدد فرما اپنے شکر، ذکر طاعت وعبادت پر۔ اے سب سے عظیم رحم کرنے والے۔

اللّھمّ بعلمک الغیب وقدرتک علی الخلق احینی ما علمت الحیاۃ خیرا لی وتوفنی اذا کنت الوفاۃ خیرا لی اللھم انّی اسئلک کلمۃ الاخلاص وخشیتک فی الرضاء والغضب والقصد فی الغنی والفقر واسئلک لغیما لا ینفد واسئلک قرۃ عین لا تنطع واسئلک الرضا بالقضاء واسئلک برد العیش بعد الموت واسئلک النظر الی وجھک والشوق الی لقائک من غیر ضراء مضرۃ وال افتنۃ مظلمۃ اللّھم زینا بزینۃ الایمان واجعلنا ھداۃ مھدیین یارب العالمین ۔۱۲۔

ترجمہ: خدایا تجھے تیرے علم غیب اور مخلوقات پر کمال قدرت کا واسطہ تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تو میری زندگی کو خیر جانے اور جب میری وفات میں خیر ہو تو مجھے موت دیدے، خدایا میں تیری بارگاہ میں سوال کرتاہوں کلمہ اخلاص کا رضا مندی اور غضب میں تیرے خوف کا اور مالداری اور فقیری میں میانہ روی کا میں تجھ سے ایسی نعمت چاہتاہوں جو ختم نہ ہوتی ہو اور ہمیشہ کی آنکھوں کی روشنی چاہتاہوں میں تجھ سے قضاء الٰہی پر رضا چاہتاہوں۔ میں تجھ سے موت کے بعد سعادت مند زندگی چاہتاہوں، تیرے چہرے پر نگاہ رکھنے اور تیری ملاقات کے شوق کا طلب گارہوں بغیر اس کے کہ کوئی ضرر پہنچے اور کوئی زیاں انگیز فتنہ ہو۔ خدایا مجھے ایمان کی زینت سے آراستہ کردے اور اپنی بارگاہ سے ہدایت یافتہ قرار دے۔ اے عالمین کے پروردگار۔

(۴)۔ امام چہارم حضرت زین العابدینؑ کا بیان ہے کہ میرے والد بزرگوار نے مجھے سینہ سے لگاکر فرمایا، اے روشنی چشم میرے پاس ایک دعامادر گرامی جناب فاطمہ زہرا(س) کی یادگار ہے میں تمہیں اسے عطا کرتاہوں۔ یہ دعا پیغمبر اسلامؐ نے انہیں بتائی جسے جبریل آنحضرتؐ کے پاس لائے تھے تاکہ غم اندوہ بلاومصیبت اور سخت ترین خطرناک موقع پر پڑھیں:

بحق یٰسین والقرآن الحکیم بحق طه والقرآن العظیم یامن یقدر علی حوائج السائلین یامن یعلم مافی الضمیر یامنفس عن المکر وبین یامفرج عن المغمومین یا ارحم الشیخ الکبیر یارزاق الطفل الصغیر یامن لایحتاج الی التفسیر صل علی محمد وآل محمد وآل محمد وافعل بی۔

یٰسین اور قرآن حکیم کے حق کا واسطہ طہ و قرآن عظیم کا واسطہ اے وہ ذات وحدہ لاشریک جو سوال کرنے والوں کی حاجت پر قدرت رکھتی ہے، جو دل کے چھپے راز کو جانتی ہے جو غم زدوں کی فریادرس ہے، جو غم والوں کا غم دور کرتی ہے جو ضعف پر رحم کرتی ہے جو بچے کو رزق عطاکرتی ہے، جس کی تفسیر کی ضرورت نہیں ہے۔ درود نازل فرما محمدؐ وآل محمدؐ پر اور میرے ساتھ مناسب سلوک فرما۔

جب جناب فاطمہ زہرا(س) پیغمبر اکرمؐ سے ملاقات ودیدار کے لئے آئیں تو آنحضرتؐ نے فرمایا میوۂ دل میں تمہیں قیمتی چیز عطا کرتا ہوں تم یہ دعا پڑھا کرو:

اللّھمّ ربّنا وربّ کلّ شئی منزل التوراۃ والانجیل والفرقان وفالق الحب والنویٰ اعوذبک من شر کل دابۃ انت آخذ بناصیتھا انت الاول فلیس قبلک شئی وانت الآخر فلیس بعدک شئی وانت الظاھر فلیس فوقک شئی وانت الباطن فلیس دونک شئی صل علی محمد وعلی اھل بیتہ علیہ و علیھم السّلام واقض عنی الدین وأغننی من الفقر ویسر لی کل الامر یا أرحم الرّاحمین۔ ۱۳؎

ترجمہ: اے میرے اور تمام چیزوں کے پالنے والے خدا۔ توریت، انجیل اور قرآن کے نازل کرنے والے۔ دانہ کو شگافتہ کرنے والے، میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر چو پائے کے شر سے، کیونکہ اس کی مہار تیری قدرت میں ہے۔ جس سے قبل کوئی چیز نہیں ہے۔ ایسا آخر ہے جس کے بعد کچھ نہیں ہے۔ ایسا ظاہر ہے اس کے اوپر کچھ نہیں ہے۔ ایسا باطن ہے کہ تیرے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ درود نازل فرما محمدؐ واہلبیتؑ پر۔ میرے قرض کو ادا کردے فقیری کو مالداری میں بدل دے۔ میرے سارے کام آسان کردے۔ اے سب سے بڑے رحم کرنے والے۔

(۶)۔دعائے نور حضرت فاطمہ زہراؑ

یہ دعا اہل علم ومعرفت کے درمیان مشہور ومعروف اور بخار کے علاج کے لئے صدیوں سے نسلوں میں مخصوص اثر کی حامل رہی ہے۔ اس کا برابر تجربہ بھی کیا گیا ہے، علماء اعلام نے اپنی کتابوں میں اسے نقل کیا ہے۔ چنانچہ علامہ سید بن طاؤس نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

سلمان فارسی کا بیان ہے کہ میں نے یہ دعا جناب معصومہؑ سے سیکھی ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ زندگی میں بخار کے مرض میں مبتلا نہ ہو تو اس دعا کو صبح وشام پڑھو جسے میرے پدر بزرگوار نے تعلیم کیا تھا میں بھی برابر اسے صبح وشام پڑھتی ہوں۔ وہ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللهِ النُّوْر بِسْمِ اللهِ النُّوْر بِسْمِ اللهِ النُّوْر عَلٰی نُوْرٍ بِسْمِ اللهِ هُوَ مُدَبّرُ الْاُمُوْر بِسْمِ اللهِ الَّذِی خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْر اَلْحَمْدُ للهِ الَّذِیْ خَلَقَ النُّورَ مِنَ النُّور وَاَنْزَلَ النُّوْر عَلَی الطُّوْر فِی کِتَاب مَسْطُور فِی رَقٍّ مَّنْشُور بِقَدْرٍ مَقْدُوْر عَلٰی نَبِیٍ مَحبُورٍ اَلْحَمْدُ للهِ الَّذِیْ هُوَ بِالْعِزِّ مَذْکُوْرٌ وَبِالْفَخْرِ مَشْهُورٌ وَعَلَی السَّرّاءِ وَالضَّرَّاءِ مَشْکُورٌ وَصَلّی اللهُ عَلٰی سَیّدِنَا مُحَمّدٍ وَاٰلِهٖ الطَّاهِرِیْنَ۔ ۱۴؎

ترجمہ: خدائے نور کے نام سے اس خدا کے نام سے جو نور کا نور ہے، اس خدا کے نام سے جو نور

ہے، اس خدا کے نام سے جو امور کی تدبیر کرنے والا ہے، اس خدا کے نام سے جس نے نور کو نور سے خلق کیا، حمد اس خدا کی جس نے نور کو نور سے پیدا کیا اور نور کو طور سینا پر نازل کیا۔ اس کتاب میں جو لکھی ہوئی ہے کھلے ہوئے صفحہ میں معین اندازہ کے ساتھ اس نبی پر جسے نعمت دی گئی ہے۔ حمد اس الہ کے لئے جو عزت اور غلبہ کے ساتھ ذکر کیا ہے اور فخر کے ساتھ مشہور ہے آرام وتکلیف میں شکریہ کے قابل ہے اور اللہ کا درود ہو میرے سردار محمدؐ اور ان کی آل پاک پر۔

جناب سلمان نے اپنی روایت میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ میں نے اس دعا کو مکہ اور مدینہ میں ایک ہزار سے زیادہ افراد کو تعلیم کیا جو بخار کی بیماری میں مبتلا ہوئے، انہوں نے اسے پڑھا اور خداوند عالم کے لطف ورحمت سے اس سے نجات پاگئے۔

(۷)۔ امیر المومنین حضرت علیؑ نے فرمایا ہے کہ دختر پیغمبر اسلامؐ سے بے خوابی کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا کہ غم واندوہ اور بے خوابی کو دور کرنے کے لئے یہ دعا پڑھو:

يَامُشْبِعَ الْبُطُونِ الجَائِعَة وَيَاكَاسِيَ الْجُسُوم العَارِيَة وَيَاسَاكِنَ العُرُوقِ الضَّارِية وَيَامَنُومَ الْعُيونِ السَّاهِرَة سَكِّنْ عُرُوقِي الضَارِية وَاَذِّنْ لِعَيْنِى نَوما عَاجِلاً [۵]

ترجمہ: اے بھوکے شکم کو سیر کرنے والے خدا، اے بے لباس جسم کو لباس پہنانے والے اللہ، اے لوگوں کو سکون دینے والے خدا، اے جاگتی آنکھوں کو سلانے والے اللہ، میری رگ کو سکون عطا کرو اور میری آنکھ کے لئے نیند کا حکم دے۔

(۸)۔ قید خانہ سے رہائی حاصل پانے سے متعلق ایک دعا جناب معصومہؑ کی محدث قمی نے بحوالہ سید بن طاؤس نقل کیا ہے۔ سید نے اپنی کتاب "مہج الدعوات" میں فرمایا ہے کہ روایت میں وارد ہوا ہے کہ ایک شخص شام میں بہت مدت سے قید میں تھا۔ اس نے حضرت زہرا (س) کو خواب میں دیکھا، آپؑ نے اس سے فرمایا کہ اس دعا کو پڑھو۔ جب اس شخص نے دعا کو پڑھا تو اس نے قید سے رہائی پائی اور اپنے گھر واپس لوٹ آیا:

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ الْعَرْشِ وَمَنْ عَلَاهُ وَبِحَقِّ الْوَحْيِ وَمَنْ اَوْحَاهُ وَبِحَقِّ النَّبِى وَمَنْ بَنَاهُ وَبِحَقِّ الْبَيْتِ وَمَنْ بَنٰاهُ يَاسَامِعُ كُلَّ صَوْتً يَا جَامِعَ كُلِّ فَوْتٍ يَا بَارِىَ النُّفُوسِ بَعْدَ الْمَوْتِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِه وَآتِنَا وَجَمِيعَ الْمُومِنِين وَالْمُومنَات فِى مَشارق الارض ومغار بها فرجامن عندک عاجلا بشهادة ان لا اله الا الله وان محمّد اعَبْدِکَ وَرَسُولِکَ صَلى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلٰى ذُرِّيَّتِهِ الطَّيّبِين الطَّاهِرِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْماً كَثِيْراً [۶]

ترجمہ: حق عرش اور اس کے بلند کرنے والے کا واسطہ، وحی کے حق اور اس کے نازل کرنے والے

کا واسطہ ، نبی کے حق اور اسے نبی بنانے والے کا واسطہ ، خانۂ کعبہ اور اس کے بنانے والے کے حق کا واسطہ ، اے ہر آواز کے سننے والے ، اے ہر فوت شدہ کو جمع کرنے والے درود ورحمت نازل فرما محمدؐ اور ان کے اہل بیتؑ پر اپنی بارگاہ سے۔ جلد از جلد ہمیں کشادگی عطا فرما اور ان تمام مومنین ومومنات کو جو زمین کے مشرق ومغرب میں رہتے ہیں اس گواہی کے ساتھ کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور محمدؐ تیرے بندے اور رسولؐ ہیں۔ اللہ کی رحمت ہو ان پر ان کی آل پر اور پاک وپاکیزہ ذریت پر اور کثرت سے سلام ہو۔

مذکورہ دعاؤں کے بغور پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ جناب معصومہؑ نے دعا کرنے کا سلیقہ اور طریقہ عملی طورپر اس طرح بیان کردیا ہے کہ:

دعا کرنے والے کو خلوص نیت کے ساتھ بارگاہ رب العزت وقاضی الحاجات سے لگا کر اس کے اسماء حسنی اور صفات کاملہ کو پہلے اپنی زبان پر جاری کرنا چاہئے جس کی تصدیق دل بھی کررہاہو، پیغمبرؐ وآل پیغمبرؐ پر درود خود بھی بھیجنا چاہئے اور خداوند عالم سے رحمت کی دعا بھی کرنا چاہئے اس کے بعداپنی حاجت کو پیش کرنا چاہئے اور قلب وضمیر عقل وفکر کو بھرپور ان الفاظ کا ساتھ دینا چاہئے کیونکہ دل سے نکلی ہوئی بات کا اثر ہوتاہے:

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

منابع ومآخذ

۱۔ کافی، ج ۲، ص۴۶۸، بحار، ج : ۹۳، ص ۲۹۴/مکارم الاخلاق، ص ۹۷/فلاح الاسائل، ص ۲۸۸۔
۲۔ بحار، ج ۹۳، ص ۳۴۱
۳۔ بحار، ج ۹۳، تنبیہ الخواطر، ص ۳۹۰
۴۔ بحار، ج ۹۳، ص ۳۰۰
۵۔ اصول کافی، جلد ۴، ص ۲۱۴
۶۔ شواہد التنزیل حسکانی حنفی، ج ۶، ص ۷۶
۷۔ نہج الدعوات سید بن طاؤس، ص ۱۴۱
۸۔ نہج الدعوات سید بن طاؤس، ص ۱۴۱

۹۔ پیشوایان ہدایت (صدیقہ کبریٰ) ص ۲۹۳، گروہ مولفان مجمع جہانی اہل بیتؑ ایران،
۱۰۔ پیشوایان ہدایت (صدیقہ کبریٰ) ص ۲۹۳، گروہ مولفان مجمع جہانی اہل بیتؑ ایران،
۱۱۔ پیشوایان ہدایت (صدیقہ کبریٰ) ص ۲۹۳، گروہ مولفان مجمع جہانی اہل بیتؑ ایران،
۱۲۔ فاطمه الزهرا من المهد الی اللحد سید کاظم قزوینی ، ص ۳۴۰، ایران
۱۳۔ فاطمه الزهرا من المهد الی اللحد سید کاظم قزوینی ، ص ۳۴۰، ایران
۱۴۔ نہج الدعوات سید بن طاؤس ، مفاتیح الجنان شیخ عباس قمی، پیشوایان ہدایت (صدیقہ کبریٰ ص ۲۹۳)
۱۵۔ فاطمہ زہرا از ولادت تا شہادت، سید کاظم قزوینی، ص ۳۴۰، ایران
۱۶۔ مفاتیح الجنان شیخ عباس قمی، ص ۱۰۴، مطبوعہ نظامی پریس لکھنؤ